جن وشیاطین سے گھروں کی حفاظت کے ذرائع

[الأُردية –اُردو–Urdu]

تالیف: شیخ/ وحید بن عبد السلام بالی۔حفظہ اللہ۔

ترجمہ: ابو عدنان محمد طیّب بھواروی –حفظہ اللہ–

نظر ثانی وتنسیق: شفیق الرّحمن ضیاء اللہ مدنی

ناشر: دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، ربوہ، ریاض

مملکتِ سعودی عرب

تَحِصِينُ البُيوتِ مِن الشَّياطِين والجِنّ

[الأُردية –اُردو –Urdu]

تاليف: الشيخ/وحيد بن عبد السلام بالي–حفظه الله–

ترجمة: أبوعدنان طيب بهواروي–حفظه الله–

مراجعةوتنسيق: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

الناشر:مكتب توعية الجاليات بالربوة، الرياض

المملكة العربية السعودية

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرّحمن الرحیم

زیر نظر کتابچہ "جن وشیاطین سے گھروں کی حفاظت کے ذرائع" علامہ وحید بن عبد السلام بالی۔حفظہ اللہ۔کی شاندار عربی تالیف (تحصین البیوت من الشیاطین والجن) کا اردو ترجمہ ہے جسے شعبۂ دعوت وارشاد، مجمعہ، القصیم کے اردو داعی مولانا ابوعدنان طیب بھواروی حفظہ اللہ نے سلیس اور آسان قالَب میں ڈھالا ہے۔اس کتاب میں جن وشیاطین سے گھروں کی حفاظت وبچاؤ کے پندرہ شرعی ذرائع کو بیان کیا گیا ہے۔

شعبۂ دعوت وارشاد، مجمعہ، القصیم کی طرف سے اس کتاب کے ترجمہ کی چند سال پہلے نشرواشاعت کی جاچکی ہے، لیکن کچھ املائی وطباعتی خامیاں تھیں، اور احادیث تشکیلات سے خالی تھیں، اور چونکہ یہ کتابچہ اپنے موضوع پر مختصر ہونے کے باوجود کافی اہم ہے، اور موجودہ دور میں مسلم سماج میں جن وشیاطین کی شر انگیزیاں کافی زوروں پر ہیں، اور لوگ ان سے حفاظت وبچاؤ کے سلسلے میں شرعی اور جائز وسائل کو نہیں اپناتے، اس لئے لوگوں کو جن وشیاطین کی حفاظت کے سلسلے میں شرعی وجائز اسباب کو اپنانے کی خاطر اسلام ہاؤس ڈاٹ کام کے شعبۂ ترجمہ وتالیف نے اردو ترجمہ کا مراجعہ وتصحیح کرکے دوبارہ بہترین زیورِ طباعت سے آراستہ کرکے ہدیہ قارئین کیا ہے۔

ربّ کریم سے دعا ہے کہ اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے، اس کے نفع کو عام کرے، والدین اور جملہ اساتذۂ کرام کے لئے مغفرت وسامانِ آخرت بنائے، اور کتاب کے مولّف، مترجم، مراجع، ناشر، اور تمام معاونین کی خدمات کو قبول کرکے ان سب کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔

(طالبِ دُعا: abufaisalzia@yahoo.com)

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

مقدّمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لله نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَهْديهِ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰه مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ الله فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلا الله وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَبَعْد:

قارئین کرام! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے اوپر ایک فریضہ عائد کیا ہے جس سے اکثر لوگ غافل ہیں، واضح رہے کہ وہ فریضہ شیطان کی دشمنی ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا﴾[الفاطر:۳۵]

"شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھو۔"[سورۂ فاطر:۳۵]

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے شیطان کو اپنا دوست، اپنا ہم نشیں وہم کلام اور رفیق سفر بنا رکھا ہے اس کے لیے اپنے گھروں کا دروازہ بلکہ اپنے بیڈروم کا دروازہ کھول رکھا ہے، علاوہ ازیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اس کے لیے اپنا دل کھول رکھا ہے کہ وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں، اور اسکے منع کرنے سے رکتے ہیں

،یہاں تک کہ وہ انکا اللہ کے علاوہ معبود بنا ہوا ہے،﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ [یس:٦١]

”اے اولاد آدم ! کیا میں نے تم سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ شیطان کی پوجا پاٹ نہیں کروگے کیوں کہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے“۔[سورۂ یس:٦١]

یہی وجہ ہے کہ میں نے یہ چند کلمات تحریر کئے کہ ایک مسلمان اپنے گھر کو اس خبیث دشمن شیطان مردود سے کیسے بچائے،اس لئے کہ جب یہ خبیث گھر میں داخل ہوتا ہے تو فساد پھیلاتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان نفاق وشقاق اور تفرقہ ڈالتا ہے،اس طرح محبت عداوت میں،اور رحمت زحمت میں بدل جاتی ہے.

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو شیطان کے مکر وفریب سے بچائے ،اے اللہ !توہی ہمارا کارساز اور مددگار ہے،اور تیرے ہی طرف بہترین ٹھکانہ ہے.

وحید بن عبد السلام بالی

مکہ مکرمہ ١٦/٢/١٤١٠ھ

شیطان سے بچاؤ کے حفاظتی ذرائع

۱-گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ باسْمِ اللَّهِ وَلَجْنا، وباسْمِ اللَّهِ خَرَجْنا، وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنا تَوَكَّلْنا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ على أَهْلِهِ)

"اے اللہ میں تجھ سے (گھر میں) داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے، اور اپنے پروردگار پر ہم نے توکل کیا" پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے. (سنن ابو داؤد ج/۴ ص ۳۲۵، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، دیکھئے: الکلم الطیب حاشیہ نمبر ۴)(۱)

(۱) ملاحظہ: اس حدیث کو علامہ البانیؒ نے پہلے صحیح کہا تھا لیکن بعد میں بعض اہل علم کی تنبیہ پر اس کی سند میں غور کرنے کے بعد اسماعیل بن عیاش کی ضعف اور شریح بن عبید حضرمی اور اور ابومالک کے درمیان انقطاع ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ۔ دیکھیں (الضعیفة: رقم (۵۸۴۲) [ش۔ر]

۲-اہل خانہ سے سلام کرنا

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مستحب یہ ہے کہ (آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت) بسم اللہ پڑھے اور بکثرت ذکر الٰہی کرے، اور سلام کرے چاہے گھر میں آدمی ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾[النّور:٦١]

”جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو جو اللہ کی جانب سے مبارک اور پاکیزہ سلام ہے“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے (ان سے) کہا:

(يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ) قَالَ أَبُو عِيسَي:(هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

”اے میرے بیٹے جب اپنے اہل کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو جو تم پر اور اہل خانہ پر برکت کا سبب ہو گا“۔(سنن ترمذی، ج ۴ ص ۱۶۱، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے).

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"تین اشخاص ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں

(۱)وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ فوت ہو جائے ،اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے،یا اجر وغنیمت کے ساتھ لوٹا دے۔

(۲)وہ شخص جو گھر سے مسجد جانے کے لئے نکلے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر وثواب کے ساتھ لوٹا دے۔

(۳)وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہو تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔

(امام ابو داؤد نے اس حدیث کو حسن سند کے ساتھ بیان کیا ہے جیسا کہ نوویؒ نے اذکار میں بیان کیا ہے).

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ضامن علی اللہ کا مفہوم ہے ضمانت والا، گارنٹی پانے والا، اور ضمان کہتے ہیں کسی چیز کی حفاظت ونگرانی کرنے کو، تو گویا

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا شخص اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ہے. اور اس سے بہتر انعام اور کیا ہو سکتا ہے کہ آدمی ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کی حفاظت اور نگرانی میں رہے.

۳- کھاتے اور پیتے وقت اللہ کا ذکر کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھی شیطانوں سے) کہتا ہے، کہ تمہارے لئے یہاں شب بسر کرنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ کھانا ہے، اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا نام نہیں لیتا، تو شیطان (اپنے ساتھی شیطانوں سے) کہتا ہے کہ تم نے شب بسر کرنے کی جگہ پالی، اور جب کھانا کھاتے ہوئے بھی اللہ کا نام نہیں لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے شب بسر کرنے اور کھانا کھانے کی جگہ پالی۔“ (صحیح مسلم)

میرے بھائیو!

آپ نے دیکھا کہ اللہ کا ذکر شیطان کو کس طرح گھر سے بھگا دیتا ہے، پھر وہ آپ کے ساتھ کھانے پینے اور سونے میں شریک نہیں ہوتا، اور کس طرح ذکر الٰہی سے غفلت شیطان کو قیمتی فرصت مہیا کرتی ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ اور کھانے پینے کا انتظام آپ کے پاس کرلیتا ہے، اور اس میں وہ تنہا نہیں ہوتا ،بلکہ اسکے ساتھ شیطانوں کی ایک ٹولی ہوتی ہے، پھر یہ ٹولی گھر میں رہ کر انڈے بچے دیتی ہے.

اس لئے اے مسلمان بھائیو! غفلت سے بچیۓ اور ذکر الٰہی کو لازم جانئے، کیوں کہ ذکر الٰہی مضبوط رسی اور بہترین راستہ ہے.

۴- گھر میں کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا

اور یہ اس لئے کہ قرآن گھر کو خوشبودار اور پاک وصاف رکھتا ہے، اور شیطان کو گھر سے نکال بھگاتا ہے، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترے (نارنجی) جیسی ہے کہ اسکا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ، اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے، کہ اسکا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی، اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال گل ریحان کی سی ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن (کے پھل) جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی“۔ (صحیح بخاری ومسلم)

اسی طرح گھر میں خشوع وخضوع کے ساتھ قرآن پڑھنے سے فرشتے گھر کے قریب آتے ہیں، چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے کھلیان (کھجور جمع کرنے کی جگہ) میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کی گھوڑی بدکنے لگی (وہ خاموش ہوگئے تو پھر وہ گھوڑی ٹھہر گئی) پھر وہ پڑھنے لگے تو پھر وہ گھوڑی بدکنے لگی (اس کے بعد پھر وہ پڑھنے سے رک گئے) پھر وہ پڑھنے لگے تو پھر وہ گھوڑی بدکنے لگی، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑی (میرے بچے) کو کچل نہ ڈالے، پھر میں اس گھوڑی کی طرف بڑھا تو کیا

دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے، اور اس میں چراغ جیسی روشنی ہے، پھر وہ روشنی فضا میں بلند ہونے لگی یہاں تک کہ میں نے پھر اس کو نہیں دیکھا، میں رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! گزشتہ رات میں اپنے کھلیان میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ میری گھوڑی بدکنے لگی، تو رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھتے رہو، ابن حضیر کا بیان ہے کہ پھر میں پڑھنے لگا، پھر وہ گھوڑی بدکنے لگی، پھر رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھتے رہو، ابن حضیر کہنے لگے کہ میں ہی رک گیا، کیونکہ یحیٰ گھوڑی کے پاس تھا، میں ڈرا کہ کہیں یحیٰ کو کچل نہ ڈالے، چنانچہ مین نے ایک سائبان سا دیکھا جس میں چراغ جیسی روشنی تھی، پھر وہ فضا میں بلند ہونے لگی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا، تب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”یہ فرشتے تھے جو تمہاری قراءت سن رہے تھے اگر تم پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تو لوگ ان فرشتوں کو دیکھ لیتے اور وہ ان کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتے۔“

۵-گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا

جب آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے گھر میں مشکلات بڑھ گئی ہیں، آوازیں بلند ہونے لگی ہیں، اور سرکشی وعناد پیدا ہو گئی ہے تو یہ جان لیں کہ شیطان وہاں ضرور موجود ہے، اسلئے آپ کو چاہیے کہ اسے بھگانے اور دور کرنے کی کوشش کریں، لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کیسے بھاگے گا، اس سوال کا جواب آپ کو اللہ کے رسول ﷺ دے رہے ہیں، آپ نے فرمایا:

(إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)

”ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے اور شیطان جب سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتے ہوئے سنتا ہے تو اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے“۔ (امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے، اور علامہ البانی نے اپنی کتاب السلسلۃ الصحیحۃ ح/۵۵۸ میں اس حدیث کو حسن کہا ہے).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

(لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)

”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ(بلکہ اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے معمور رکھو) کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا“۔

٦-شیطانی آواز سے گھر کو پاک رکھنا

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ ﴾

”اور ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکتا ہے بہکا لے“۔

(سورۂ اسراء:٦٤)

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: ”شیطان کی آواز گانا ہے“۔

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمْ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ)

"البتہ ضرور میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اس کا نام بدل دیں گے' ان کے سروں پر گلوکارائیں گائیں گی اور آلات طرب بجائے جائیں گے ،اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا، اور ان میں سے بعض افراد کو بندر اور سور بنادیگا"۔(سنن ابن ماجہ ۲/ ۱۳۳۳،اس حدیث کی سند حسن ہے، دیکھئے:علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب (اغاثۃ اللہفان)۔

رسول ﷺ نے فرمایا:(لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)

"میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھ لیں گے"(صحیح بخاری ۱۰/ ۵۱ مع الفتح)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ھے جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے۔"

اور یزید بن ولید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگو! گانے سننے سے بچو، کیونکہ گانا سننا شرم وحیا کو کم کر دیتا ہے، شہوت کو بڑھاتا ہے، مروّت کو ملیا میٹ کر دیتا ہے، شراب کی نیابت کرتا ہے، انسان پر ویسا ہی اثر کرتا ہے جس طرح نشہ آور چیز۔"

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گانا سننا فسق ہے، اورامام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جب گانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: گانا سننا فاسقوں فاجروں کا کام ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گانا سننا ایک ناجائز فعل ہے، اوراس کا عادی احمق ہے، اور اسکی گواہی قبول نہیں کی جائے گی.

امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گانے سننے سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے جو مجھے پسند نہیں۔

مسلمان بھائیو!

گانے کی حرمت آپ پر واضح ہو گئی اور یہ بھی واضح ہوا کہ گانا شیطانی آواز ہے ،اور جب شیطان کسی گھر میں آواز دیتا ہے تو شیطان کا لشکر ہر جگہ سے پہنچ کر اس گھر میں جمع ہو تا ہے، پھر اس گھر میں فساد پھیلا تا ہے اور اس گھر میں رہنے والوں کے دلوں میں شقاق واختلاف، بغض و کینہ پیدا کر دیتا ہے، اور جب گھر میں گانا بجانا زیادہ بڑھ جاتا ہے تو پھر شیاطین اس گھر میں اپنا گھونسلہ بنا کر اس کو اپنا مسکن بنا لیتے ہیں، اس لئے مسلمان بھائیو! آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے گھروں کو گانے وغیرہ سے پاک وصاف رکھیں، چاہے وہ گانا ریڈیو سے آرہا ہو، یا ٹیلی ویزن کے ذریعہ سے.

۷- گھنٹیوں سے گھر کو پاک رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

(الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ)

”گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔“ (صحیح مسلم، سنن ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری روایت ہے جس میں ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

(لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ، أَوْجَرَسٌ)

"فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھنٹا یا کتا ہو۔"

(صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، اورامام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

فرشتے اللہ کی فوج ہیں اور وہ ہمیشہ شیطانی فوج کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہوتے ہیں، جب رحمانی فوجیں ان سے علیحدہ ہوتی ہیں تو پھر ان پر شیطانی فوجیں مسلط ہو جاتی ہیں.

لیکن گھنٹی سے مراد وہ ممنوعہ گھنٹی ہے جو آواز کی شکل میں گرجاگھروں کے ناقوس کے مشابہ ہو، اس سے موجودہ ٹیلی فون کی گھنٹی کا حکم مستثنیٰ ہے، اسی طرح گھروں میں لگائی جانے والی گھنٹیاں بھی اس سے خارج ہیں، الاّ یہ کہ وہ گھنٹیاں آواز میں گرجاگھروں کے ناقوس کے مشابہ ہوں، جس طرح وہ گھنٹی جو ایک دفعہ بجے پھر بند ہو جائے، اس طرح بجتی اور بند ہوتی رہے.

اسی طرح ممنوعہ گھنٹی میں دیوار گھڑی کی وہ گھنٹی بھی شامل ہے جو بنڈول کے نام سے جانی جاتی ہے، اسلئے کہ یہ آواز میں گرجاگھر کے ناقوس کے تشابہ ہوتی ہے ،اور یہاں پر ایک بات اچھی طرح جان لیں کہ موسیقی کی گھنٹی جو حرام ہے

اس کی حرمت اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ عیسائیوں کے ناقوس کے تشابہ ہے، بلکہ اس کی حرمت اس وجہ سے ہے، کہ یہ شیطانی باجے ہیں، جس کی نشاندہی سطور بالا میں کی جاچکی ہے.

۸- صلیب [کراس نشان] سے گھر کو پاک رکھنا

اسلئے کہ صلیب نصاریٰ کا شعار ہے، اور ہمیں یہود و نصاریٰ کی مشابہت سے روکا گیا ہے، لیکن ہائے افسوس! آج صلیبیں مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوچکی ہیں، مسلمانوں کے جس گھر میں داخل ہوں گے صلیب آپ کو ضرور ملے گا، جانماز میں، یا پردے میں یا دیوار کے نقش و نگار میں، بلکہ یہ صلیبیں اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں داخل ہوچکی ہیں، کتنی مسجدیں ہیں کہ اگر اس کے جانمازوں کے نقش و نگار کو بنظر غائر دیکھا جائے تو آپ کو صلیبیں صاف صاف نظر آئیں گی، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ یہ جانمازیں اور قالینیں عیسائی ملکوں سے درآمد کئے جاتے ہیں، گویا کہ یہ نیا صلیبی حملہ ہے جو ہر گھر پر حملہ آور ہے، اسلئے اے مسلمان بھائیو! آپ محتاط رہیں، اور کپڑا، بستر، قالین، جانماز وغیرہ خریدتے وقت گہری نظر ڈالیں، اور یہ نہ کہیں کہ بلا تعمّد یہ

صلیبیں آگئی ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ جو صلیب بھی اپنے گھر میں پاتے اس کو توڑ ڈالتے ، کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گھر میں عمداً صلیب لائی گئی تھی.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ)

”آپ ﷺ گھر میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی تصویریں ہوتیں تو اس کو توڑ ڈالتے“۔(صحیح بخاری، سنن ابو داوٗد).

۹-گھر کو تصویروں، مجسموں اور مورتیوں سے پاک رکھنا

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر کو مجسموں اور مورتیوں سے پاک رکھے، سوائے ان کے جن کا استثناء حدیث میں آیا ہوا ہے، اور وہ لڑکیوں کا گڑیا ہے، اسی طرح تصویروں سے بھی (گھر کو پاک رکھے) بجز ان تصویروں کے جو ضرورت کے لئے ہوں جیسے پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور سرکاری کاغذات وغیرہ

.

اس لئے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور مجسمے ہوں، اور جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا کہ فرشتے جس گھر سے نکل جاتے ہیں شیطان اس گھر میں اپنا مسکن بنالیتا ہے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک توشک خریدی جس میں تصویریں تھیں، جب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے رہے اور اندر نہ گئے، میں نے آپ کے چہرۂ مبارک سے ناراضگی کو پہچان لیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ توشک کیسی ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے تاکہ آپ بیٹھیں اور ٹیک لگائیں، آپ نے فرمایا: ان تصویروں کو بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جنہیں پیدا کیا انہیں زندہ کرو، آپ نے مزید فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

(لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتاً فِيهِ تَمَاثِيلُ، أَوْتَصَاوِيْر)

’’جس گھر میں مجسمے اور تصاویر ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے‘‘۔

(صحیح مسلم)

یہاں یہ بات بھی اچھی طرح جان لیں کہ یہ حرمت عام اور ہر قسم کی تصویروں کو شامل ہے، چاہے وہ فوٹو ہو، یا مجسم تصویر ہو، اس کا سایہ ہو یا نہ ہو، یا وہ تصویر ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ وغیرہ سے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں کوئی فرق نہیں چاہے ان تصویروں کے سایے ہوں یا نہ ہوں، اس مسئلہ میں یہی ہمارے لئے منع کی گئی چیزوں کا خلاصہ ہے اور اسی مفہوم کو جمہور علماء صحابہ، تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے لوگوں نے بیان کیا ہے، یہی سفیان ثوری، امام مالک وامام ابو حنیفہ رحمہم اللہ وغیرہم کا مسلک ہے، اس حرمت سے وہ تصویریں مستثنیٰ ہیں جس میں جان نہ ہو جیسے درخت، نہریں، کھیتیاں اور جمادات وغیرہ۔

حضرت سعید بن ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا اے ابن عباس! میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا ذریعہ معاش میرے ہاتھ کی

صنعت ہے اور میں یہ تصویریں بنایا کرتا ہوں تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو جو فرماتے ہوئے سنا ہے وہی میں تم سے بیان کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا یہاں تک کہ وہ اس کے اندر جان ڈالے مگر وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا“ وہ آدمی غصہ سے پھٹنے لگا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”تم پر افسوس ہے اگر تم ایسا ہی کرنا چاہتے ہو، تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ“۔ (متفق علیہ روایت ہے اور لفظ بخاری کے ہیں)

۱۰-گھر کا کتوں سے پاک رکھنا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

(لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتاً فِيهِ كَلْبٌ، وَلاَ صُورَةٌ)

”[رحمت کے] فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔“ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس ایک متعین وقت میں آنے کا وعدہ کیا، وقت گزر گیا لیکن جبرئیل علیہ السلام نہ آئے، اس وقت رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور فرمایا: ”کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا نہ اس کے قاصد وعدہ خلافی کرتے ہیں، پھر آپ نے اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک پِلاّ (یعنی کتے کا بچّہ) آپ کی چارپائی کے نیچے دکھائی دیا، آپ نے فرمایا اے عائشہ! یہ پِلاّ اس جگہ کب آیا؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے علم نہیں، آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا، پھر جب جبرئیل آئے تو رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے، تو جبرئیل نے کہا یہ کتّا جو آپ کے گھر میں تھا اسنے مجھے روک رکھا تھا، جس گھر میں کتّا اور تصویر ہو ہم وہاں داخل نہیں ہوتے۔“ (صحیح بخاری و مسلم)

اس حکم سے صرف شکاری، یا حفاظتی کتے مستثنیٰ ہیں بشرطیکہ کتّا کالا نہ ہو، اس لئے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

(الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ) ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

اور سیاہ کتے کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

(عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ)

”تم دو نقطوں والے کالے سیاہ کتے کو مارو کیونکہ وہ شیطان ہے۔“(صحیح مسلم)

ایک دوسری روایت جو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

(مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)

”جو شخص مویشی یا شکاری کتے کے علاوہ کوئی اور کتا پالے تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط گھٹتے جائیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۱- گھر میں نفلی نمازوں کا بکثرت اہتمام کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)

”اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ“۔(صحیح بخاری ومسلم)

اور یہ بات معلوم ہے کہ قبرستان ،بیابان اور ویران مقامات شیطانوں کے اڈے ہوتے ہیں، گویا کہ آپ ﷺ کا ہم سے یہ مطالبہ ہے کہ شیطانوں کو اپنے گھروں سے بگھانے کے لئے نفل نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر میں پڑھ لیا کریں.

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: گھر میں نماز پڑھنے کی ترغیب اس لئے دی جارہی ہے کہ یہ کام آسان اور اس میں ریاکاری سے دوری اور اعمال کی بربادی سے بچاؤ ہے، نیز اس وجہ سے بھی کہ اس سے گھر میں برکت کا حصول ہوتا ہے، رحمت نازل ہوتی ہے، فرشتے آتے ہیں اور شیطان گھر سے بھاگتا ہے ،ا.ھ.(شرح مسلم للنووی)

ایک دوسری حدیث میں نفل نماز کی ترغیب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

(صَلُّواأَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ)

”اے لوگو! اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھو کیونکہ فرض کے علاوہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے“۔(امام نسائی نے اس حدیث کو جید سند سے بیان کیا ہے، دیکھئے " الترغیب والترہیب" للمنذری، علامہ البانی نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے(صحیح الترغیب:ج ۱/ ۱۷۸)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

(مَثل الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ ، وَالبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ ، مثل الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)

”جس گھر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ ہوتا ہو ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے“۔(صحیح مسلم)

۱۲- اچھی بات اور خندہ پیشانی

آپ کو یہ معلوم ہے کہ شیطان مسلم معاشرے کو تہس نہس کرنے کے لئے تدبیریں کرتا ، چال چلتا اور منصوبے بناتا ہے، اس کے منصوبے میں مسلم خاندان کی بنیاد کو اکھاڑ پھینکنا بھی شامل ہے، کیوں کہ معاشرے کی تعمیر میں یہ پہلی اینٹ ہے، جس کی وضاحت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کررہی ہے، رسول ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ!)

”ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے، پھر وہاں سے وہ اپنا لشکر (دنیا میں فساد برپا کرنے کے لئے) بھیجتا ہے، ابلیس کے سب سے قریب وہ شیطان ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے، چنانچہ ان میں سے ایک (شیطان) آکر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا، تو ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے ایک (دوسرا شیطان) آکر کہتا ہے کہ میں فلاں بیوی کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ ان دونوں میں علیحدگی پیدا کردی، راوی کہتے ہیں کہ: ابلیس اسے اپنے

قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تو بہت خوب ہے!(یعنی تونے بہت اچھا کام کیا) “۔(صحیح مسلم)

ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالنا معاشرہ کی بنیاد کو جڑسے اکھاڑ پھینکنا ہے، اور یہ ابلیس لعین کا خاص ہدف ہے۔

اسلئے شوہر کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے حسن سلوکی سے پیش آئے ،اور اچھی بات اختیار کرے، تاکہ شیطان اس کے اوراسکی بیوی کے درمیان فساد برپانہ کرسکے، فرمان باری تعالی ہے:

﴿وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُواْ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ﴾ [الإسراء:٥٣]

”میرے بندوں سے کہدیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے“۔(سورۂ اسراء:۵۳)

اچھی بات دل کو خوش کردیتی، میل جول کو برقرار رکھتی، اور میاں بیوی کے درمیان خوش بختی کو عام کرتی ہے، اوراس سکون و آرام کو ثابت کردیتی ہے جس مقصد کے لئے عورتیں مردوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں، محبت اور مودّت

کے روابط اور میاں بیوی کے درمیان ہمدردی کے رشتوں کو مضبوط بنادیتی ہے ، فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾

”اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ، اوراسنے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی ،یقیناً غوروفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔“ (سورۂ روم:۲۰)

۱۳-اہل خانہ کی حفاظت

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

(إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا ، فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا

جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ، ،(وفي رواية)ثم لْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وليدعُ بالبركة في المرأةِ والخَادِمِ ،وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ فَلْيَقُلْ ذَلِكَ)

”تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے شادی کرے، یا کوئی غلام خریدے، تو یہ دعا کرے(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)

”اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی چاہتا ہوں جس پر تونے اس کو پیدا کیا، اور تجھ سے اس کی برائی، اوراس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس پر تونے اس کو پیدا کیا“ (سنن ابی داؤد،علامہ البانی رحمۃ اللہ نے الکلم الطیب کی تخریج میں اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے)

ایک دوسری روایت میں ہے:”اس کی پیشانی پکڑے، اور بیوی اور خادم کے بارے میں برکت کی دعا کرے، اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی کو پکڑ کر اوپر کی دعا پڑھے.

اور دولہا کو چاہئے کہ شب زفاف میں اپنی بیوی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے ایسا کرنے سے دونوں کی ازدواجی زندگی ہر ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہے گی.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ کا بیان ہے کہ "جب تمہاری بیوی تمہارے پاس آئے تو تم اسے کہو، کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے، اور یہ دعا کرو(اللَّهُمَّ ، بَارِكْ لِي فِي أَهْلِي ، وبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْهُمْ ، وارْزُقْهُمْ مِنِّي ، اللَّهُمَّ ، اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ إِلَى خَيْرٍ ، وفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ إِلَى خَيْرٍ)

"اے اللہ امیرے لئے میرے اہل میں برکت عطا فرما. اور ان کے لئے مجھ میں برکت عطا فرما، اے اللہ !جب تک ہمیں اکھٹا رکھے خیر پر اکھٹا رکھ، اور جب ہمارے اندر جدائی ہو تو خیر ہی پر جدائی کر۔"

(طبرانی،علامع البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اثر کو حسن کہا ہے)

۱۴-اولاد کی شیطان سے حفاظت

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ ہمبستری کی دعاؤں کا اہتمام کرے، ایسا کرنے سے بچہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ ،اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ ،وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقضى بَيْنهُمَا وَلَدٌ، لَمْ يَضُرُّه الشَيْطَانُ أَبَدًا)

"اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے:

(بِسْمِ اللَّهِ ،اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ ،وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)

"اے اللہ !تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ، اور تو ہمیں جو اولاد عطا کرا سے بھی شیطان سے بچانا" تو ان کے یہاں جو بچہ پیدا ہو گا شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچاسکے گا"۔(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اذان سے شیطان بھاگتا ہے اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ بچے کی ولادت کے وقت نو مولود کے کان میں اذان دے، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو رسول ﷺ نے ان کے کان میں اذان کہی"۔(سنن ابوداؤد، ترمذی، اورامام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہاہے)(۲)

(۲)اس حدیث کی صحت میں نظر ہے، پانچوں طرق سے آنے کے باوجود ضعف سے خالی نہیں (دیکھئے سلسلہ الضعیفہ للألبانی رحمہ اللہ) مترجم

۱۵-اولاد کا زہریلے جانوروں [سانپ، بچھو] اور حسد سے بچاؤ

صبح وشام کے وقت اپنی اولاد کو جمع کریں، اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا پڑھیں:

(أُعِيذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)

"میں تمہیں اللہ کی کلمات تامہ کے ساتھ ہر شیطان، زہریلے جانور اور نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔"

اور یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو مذکورہ بالا دعا کے ساتھ دم کیا کرتے تھے، اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام اسی دعا کے ساتھ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے۔"

(صحیح بخاری، سنن ترمذی)

خاتِمہ

پچھلے صفحات میں شیطان سے بچنے کے پندرہ حفاظتی وسائل بیان کئے گئے ہیں ،جس نے ان وسائل کو اپنالیا تو اس نے اپنے گھر سے شیطان کو مار بھگایا،اور رحمن کی حفاظت ونگرانی میں آگیا۔

اللہ سے دعاہے کہ وہ ہماری یہ باتیں خالص اپنی رضامندی کے لئے بنائے،مجھے اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس سے فائدہ پہنچائے، اور دینی امور میں ہمیں بصیرت عطافرمائے۔

اے اللہ !تو پاک ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے،میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ ہی سے مغفرت چاہتاہوں اور تیری جناب میں توبہ کرتاہوں۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین

فہرست موضوعات

رقم	عنوان	صفحہ
1	عرضِ ناشر	1
2	مقدّمہ	3
3	شیطان سے بچاؤ کے حفاظتی ذرائع:	5
4	۱۔گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنا	5
5	۲۔اہل خانہ سے سلام کرنا	6
6	۳۔کھاتے اور پیتے وقت اللہ کا ذکر کرنا	8
7	۴۔گھر میں کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا	9
8	۵۔گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا	11
9	۶۔شیطانی آواز سے گھر کو پاک رکھنا	13
10	۷۔گھنٹیوں سے گھر کو پاک رکھنا	16
11	۸۔صلیب [کراس نشان] سے گھر کو پاک رکھنا	18
12	۹۔گھر کو تصویروں، مجسّموں اور مورتیوں سے پاک رکھنا	19
13	۱۰۔گھر کا کتّوں سے پاک رکھنا	22
14	۱۱۔گھر میں نفلی نمازوں کا بکثرت اہتمام کرنا	24

15	۱۲۔اچھی بات اور خندہ پیشانی	26
16	۱۳۔اہل خانہ کی حفاظت	29
17	۱۴۔اولاد کی شیطان سے حفاظت	31
18	۱۵۔اولاد کا زہریلے جانوروں [سانپ، بچھّو] اور حسد سے بچاؤ	33
19	خاتمہ	34
20	فہرستِ موضوعات	36